روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 9 دسمبر 2003ء 14 شوال 1424 ہجری - 9 فتح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 278

قوم کا سردار

حضرت زیدؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

سید القوم خادمھم

قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔

(الجہاد لابن المبارک جلد1 ص159 حدیث نمبر 207 الدار التونسیہ ۔ تیونس ۔1972ء)

کارکنان اور عہدیداران جماعت کو نہایت اہم اور پُر حکمت نصائح اور ان کی ذمہ داریوں کی تفاصیل

جماعت احمدیہ کا نظام ہر احمدی کو پیار و محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے

جماعت احمدیہ میں عہدیدار اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 5۔دسمبر 2003ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 5۔دسمبر 2003ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔آپ نے اپنے خطبہ میں جماعت احمدیہ کے مختلف عہدوں کے بارے میں تفصیلی نصائح بڑے لطیف انداز میں بیان فرمائیں۔حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیت 160 کی تلاوت کے بعد فرمایا، جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار، محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام جماعت چونکہ مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے اور خلیفہ وقت کی بھی براہ راست اس پر نظر ہوتی ہے اس لئے نو مبائعین بھی بڑی جلدی اس نظام میں سموئے جاتے ہیں۔لیکن جیسے جیسے یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے، نظام جماعت کو چلانے والے کارکنان اور عہدیداران کی ذمہ داریاں بھی زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔انہیں تسبیح اور استغفار کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔اور انہیں چاہئے کہ اپنی طبیعتوں میں نرمی پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں اپنی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی زیادہ ضرورت ہے۔غصہ کی عادت کو ترک کرنے، پیار، محبت کے تعلق کو بڑھانے، اور احباب کے لئے دعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔

جماعت احمدیہ میں عہدیدار سٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے جو آیت تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے ایک راہنما اصول بتا دیا ہے۔تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے ہوں یا جماعتی عہدیدار ہوں خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے اپنے علاقے میں متعین ہیں اگر وہ اپنے علاقے کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے تو وہ گنہگار ہیں حدیث میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔حضور انور نے فرمایا یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ ذیلی تنظیموں یا جماعت کی عاملہ میں اگر کسی شخص کے بارے میں رائے قائم کرنی ہو تو اس بارے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ہر عہدیدار پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ذمہ داری نبھائے ہر سیکرٹری اپنے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری تربیت اور اصلاح و ارشاد کے بعض فرائض تفصیل سے بیان کئے اور فرمایا عموماً سیکرٹریان تعلیم جماعتوں میں اتنے فعال نہیں جتنی ان سے توقع کی جاتی ہے۔پاکستان میں ہر احمدی بچے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے یہ فرمایا تھا کہ وہ ضرور میٹرک پاس کرے اب تو میں کہوں گا کہ ہر احمدی بچے کو کم از کم ایف اے ضرور کرنا چاہئے۔اگر سیکرٹریان تربیت یا اصلاح و ارشاد اپنے معین پروگرام بنا کر کام کریں تو امور عامہ، تعلیم اور رشتہ ناطہ وغیرہ کے کافی مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔اور جماعت کا عمومی روحانی معیار بھی بلند ہوگا۔حضور انور نے تربیت کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کا ارشاد بیان فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا، امراء صدران اور جماعت کے تمام افراد کا یہ کام ہے کہ اپنے اندر اور اپنی نسلوں میں نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔ہمارے عہدیداران اور کارکنان کو انتہائی وسعت حوصلہ کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔کھلے دل سے تنقید برداشت کرنی چاہئے۔اور ہر شخص کی عزت نفس کا خیال رکھ کر دلیل سے جواب دینا چاہئے۔حضور انور نے فرمایا قضاء کے معاملات میں ہر قاضی کو خالی الذہن ہو کر اور دعا کر کے معاملے کو شروع کرنا چاہئے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں عہدے کی خواہش کا اظہار کوئی نہیں کرتا۔اور جب عہدہ مل جاتا ہے تو خوف پیدا ہوتا ہے کہ میں اس کی ذمہ داری ادا بھی کر سکتا ہوں یا نہیں، حضور انور نے خطبہ کے آخر پر مذکورہ نصائح کو دوبارہ اختصار سے بیان فرمایا یعنی عہدیداران اپنے بالا افسر کی اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں، لوگوں سے نرمی سے پیش آئیں، عہدیداران یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت شریف النفس ہوں، کسی فرد جماعت سے امتیازی سلوک نہ کریں، نظام جماعت کا احترام مقدم رہنا چاہئے۔کبھی اپنے گرد خوشامد کرنے والے لوگوں کو اکٹھا نہ ہونے دیں۔حضور انور نے احباب جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا آپ پر بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ آپ کا کام صرف اطاعت، اطاعت اور اطاعت ہے۔اور ساتھ دعا کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔حضور انور نے خطبہ کے آخر پر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے لئے دعا کی خاص تحریک فرمائی۔

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کے لئے تا 30 نبوت 1383ہش 30/نومبر 2004ء مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہونگے۔

1۔محترم مرزا عبدالحق صاحب
2۔محترم شیخ مظفر احمد صاحب
3۔محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں
4۔محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر
5۔محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
6۔محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
7۔محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور
8۔محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
9۔محترم سید عبدالحی شاہ صاحب
10۔محترم مرزا محمد الدین صاحب ناز
11۔محترم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب
12۔محترم پروفیسر عبدالرشید صاحب غنی
13۔محترم چوہدری محمد صدیق صاحب
14۔محترم عبدالسمیع خان صاحب
15۔محترم ملک جمیل الرحمٰن صاحب رفیق
16۔محترم ظہیر احمد خان صاحب
17۔محترم سید مبشر احمد صاحب ایاز
18۔محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب
19۔محترم سید محمود احمد شاہ صاحب
20۔محترم وقار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ
21۔محترم سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب

ان کے علاوہ محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت انگلستان) اور محترم عبدالوہاب آدم صاحب (امیر جماعت غانا) اس مجلس کے اعزازی رکن ہونگے۔اس مجلس کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب نائب صدر محترم شیخ مظفر احمد صاحب اور سیکرٹری محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ہونگے۔اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کیلئے میرے پاس سفارش کرے۔

والسلام

(خلیفۃ المسیح الخامس)

بینن میں اطفال وناصرات کی تربیتی کلاس

رپورٹ: ناصر احمد محمود صاحب۔ مربی بینن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جونہی بچوں کی تربیت پر خطبہ ارشاد فرمایا تو ملک بینن کے مربیان نے امیر جماعت مکرم حافظ احسان سکندر صاحب کی رہنمائی میں اطفال کی تربیتی کلاسز کے انعقاد کی پلاننگ کی جس کے مطابق ڈیپارٹمنٹ آف اویمے (Oueme) کے انچارج مربی مکرم مرزا انوار الحق صاحب نے اپنے ڈیپارٹمنٹ میں جو کلاس منعقد کی اس کی مختصر مگر دلچسپ رپورٹ درخواست دعا کے ساتھ ہدیہ قارئین ہے۔

یہ ڈیپارٹمنٹ بینن کے دارالحکومت پورٹونوو کے شمال مشرق میں 40 کلومیٹر کے فاصلے پر نشیبی علاقہ کی 16 جماعتوں پر مشتمل ہے جن میں سے اکثر ہی دیہی جماعتیں ہیں۔ اس ڈیپارٹمنٹ میں مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ نے 6 بیت الذکر تعمیر کی ہیں۔

مورخہ 11 سے 20 ستمبر 2003ء تک یہاں 10 روزہ تربیتی کلاس کا پروگرام بنا کر جماعتوں کو تیار کیا گیا۔ مگر معینہ تاریخوں سے پہلے موسم برسات میں ہونے والی بارشوں کی وجہ سے یہ نشیبی علاقہ پانی کی لپیٹ میں آ گیا اس لئے ڈیپارٹمنٹ کو کلاس کے لئے 2 حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ اگبا گودو میں دو جماعتوں سے 76 اطفال وناصرات نے شرکت کی۔ جبکہ دوسرے سنٹر ''دامے داگوں'' میں تیس اطفال وناصرات نے شرکت کی۔

کلاس کے آغاز کا منظر بھی بڑا ہی دلکش تھا کہ اس علاقہ کے وہی لوگ جو کبھی پانی آ جانے کی وجہ سے عام مسافت بھی چھوڑ بیٹھتے تھے اس کلاس کے لئے نہ صرف خود آئے بلکہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی کشتیوں کے ذریعہ اس کلاس تک پہنچایا۔ ان بچوں میں سب سے بڑا بچہ 14 برس کی عمر کا تھا جبکہ سب سے کم عمر صرف اڑھائی سال کا۔ اس دس روزہ کلاس کے اختتام پر اس اڑھائی سالہ بچے کو مکمل نداء اور اس کے بعد کی دعا کے علاوہ نماز سادہ، درود شریف تک یاد ہونے کے ساتھ ساتھ دینی معلومات کا حصہ اپنی نہایت ہی کم سنی عمر کے لحاظ سے کافی حد تک یاد ہو چکا تھا۔

مکرم مرزا انوار الحق صاحب مربی سلسلہ نے کلاس کے نصاب کو تین حصوں (یعنی قرآن کریم، نماز اور دینی معلومات) میں تقسیم کیا اور وہاں کے لوکل معلمین مکرم الفا توفیق صاحب مکرم الفا یوسف اور مکرم الفا حکیم صاحب سے تدریس میں تعاون لیا۔ الفا کا لفظ لوکل معلم کے لئے بولا جاتا ہے جو سنٹرل مشنری کے معاونین کے طور پر بھی فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

اس طرح قرآنی نصاب کے ذریعہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم کی تلاوت اور اس کے آداب نیز قرآنی تعلیمات کے بارہ میں عمومی بنیادی معلومات اور ہدایات بھی ذہن نشین کروائی گئیں۔

پھر دینی معلومات کے نصاب کے ذریعہ سے احمدیت کی تاریخی اور جماعتی نظام کے متعلق بنیادی معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ کلاس کا ہر دن یوں گزرتا کہ صبح تہجد اور نمازوں میں بچے اپنی قیام گاہ مشن ہاؤس سے بیت الذکر تک (جو تقریباً سات منٹ کی پیدل مسافت ہے) لائنوں کی صورت میں آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے صل علیٰ اور نظموں کے ترنم میں آتے۔ پھر فجر کے بعد درس ہوتا اور بعد ازاں کھانا اور پھر تدریسی پروگرام دوپہر گیارہ بجے تک جاری رہتا۔ جس کے بعد دوپہر کا کھانا اور ظہر کے بعد عصر تک جماعتی وڈیو پروگرام بچوں کو دکھائے جاتے رہے۔ پھر عصر تا مغرب کوئی نہ کوئی کھیل ہوتا جس میں بچے حصہ لیتے۔ نماز مغرب کے بعد کھانا اور نماز عشاء کے بعد پھر ایک گھنٹہ کی کلاس میں سارے دن کی تدریس کی دھرائی کروا کے رات 9:00 بجے سونے اور بیدار ہونے کی دعائیں دہرانے کے بعد بچے سو جاتے۔

باقی امور کے ساتھ ساتھ کھانے اور کھیل میں بھی انتظامیہ خود شامل ہو کر انہیں آداب سکھاتی رہی۔ طعام کے حوالے سے خاص طور پر ہمارے شکریہ کی مستحق وہ 12 صدرات لجنہ بھی ہیں جو اپنی اپنی جماعتوں کے بچوں کو ساتھ لائیں اور دس دن تک کلاس کے ساتھ ساتھ تینوں وقت انہوں نے ہی مل کر وہیں تمام بچوں اور انتظامیہ کے لئے کھانا بھی تیار کیا اور تقسیم کی ذمہ داری بھی ادا کی۔

دوران کلاس دو عمدہ پہلو یہ بھی سامنے آئے کہ ہر طفل نے حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں دعائیہ خط تحریر کیا اور پھر اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اپنی جیب خرچ سے چندہ بھی دیا۔

کلاس کے آغاز میں ہی پہلے ہی دن اس ڈیپارٹمنٹ کے ایک اونجا نفو نامی گاؤں کا امام جو پہلے بھی مرزا انوار الحق صاحب کے زیر دعوت تھا کلاس کی کارروائی میں شریک ہوا۔ تین چار دنوں میں ہی اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس تربیتی کلاس کے حسن انتظام سے متاثر ہو کر پہلے خود بیعت کی اور پھر گھر گیا اور اپنے تین بچوں سمیت واپس آ کر بیعت میں انہیں بھی شامل کروا دیا اور یہ سب آخری دن تک تربیتی کلاس میں شریک ہو کر سیکھتے رہے۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

اسی طرح ایک دوسرے گاؤں کیسونو کے امام محمد نامی کا واقعہ ہے جو کسی زمانہ میں جماعت کے سخت مخالف تھے۔ وہ کلاس کے افتتاح میں شامل ہوئے اور دو دنوں میں ہی بچوں کو دینی تعلیم سیکھتے اور احمدیوں کو اس قسم کے پروگرام منعقد کرتے دیکھ کر بفضلہ تعالیٰ احمدی ہو گئے۔ اور کہا کہ میں ان دو دنوں کی کارروائی سے تسلی پاتا ہوں اور احمدیت قبول کر کے جاتا ہوں۔ ہم میٹنگ کر کے آپ کو بتائیں گے۔ آپ اس پروگرام کے مطابق ہمارے ہاں تشریف لائیں اور دعوت الی اللہ کریں ہم انشاء اللہ آپ کی باتیں ضرور سنیں گے۔

تیسرا تائید الٰہی کا نشان یوں ظاہر ہوا کہ اگبا گودو کے چیف جو کہ عیسائی تھے۔ باقاعدگی کے ساتھ اس کلاس میں حاضر ہوتے رہے اور نمازیں بھی باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ آخر پر کہنے لگے کہ اب میں نے صحیح عملی دین دیکھا ہے لہٰذا میں ہر وقت جماعت کی خدمت پر مستعد رہوں گا، کیونکہ صرف جماعت احمدیہ میں ہی عملی قربانی کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ کیونکہ آج تک ہم نے نہ کسی عیسائی مشنری کو اور نہ ہی کسی دین کے وائیٹ مین (White man) کو دیکھا ہے جو ان جنگلوں میں آیا ہو جہاں نہ بجلی نہ دیا اور نہ ہی پینے کا معقول پانی جہاں سے خورونوش کی اشیاء بھی اس موسم میں 10۔10 میل کے فاصلے تک ملنی محال ہوں وہ ہمارے ساتھ ہمارے ہی ماحول میں رہ کر ہمیں دین کا علم سکھائے۔ یہ امتیاز صرف اور صرف احمدی مشنریز کو ہی حاصل ہے۔

20 ستمبر 2003ء کی اختتامی تقریب میں تمام بچوں کے والدین اور لوکل احباب کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ یہ تقریب اگبا گودو کے ایک سکول میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں 250 افراد کی نفری تھی جن میں ایک گاؤں گانکبان کے بادشاہ کنگ سنزے صاحب، جو گزشتہ سال اپنے 600 معتقدین کے ساتھ حلقہ بگوش احمدیت ہو چکے تھے، بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس کلاس کے لئے اپنے گاؤں سے 25 اطفال وناصرات بھی بھیجے تھے اور دوران کلاس اپنے نمائندے بھیج کر بچوں کی حوصلہ افزائی بھی کرتے رہے تھے۔ انہوں نے اس تقریب میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے برملا جماعت کی قربانیوں اور اخلاص کی تعریف کی۔

اس اختتامی تقریب کی صدارت محترم نائب امیر مکرم عیسیٰ داؤد صاحب نے کی اور مختلف دینی پروگرام پیش کرنے والے اطفال وناصرات میں انعامات اور اسناد تقسیم کیں اور دعا کے ساتھ اس کلاس کا اختتام کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 14 نومبر 2003ء)

لندن میں کیا دیکھا

اشبیلہ سپین کے بعد لندن میں ہر سال سیر کے لئے سیاحوں کی سب سے بھاری تعداد اترتی ہے۔ (نیویارک اور واشنگٹن میں اترنے والوں کی اکثریت سیر کے لئے نہیں کام کے لئے جاتی ہے) ہم دونوں نے لندن میں ایک مہینہ کے قیام میں کیا دیکھا واپسی کے سفر میں ہم نے ان الفاظ میں اس کا تذکرہ کیا۔ (بنت محمود۔ ابن اسحاق)

از سر نو ناصر و طاہر کی شفقت دیکھ لی	جو تھی ماضی کی محبت وہ محبت دیکھ لی
ہم نے دیکھا بارش لطف وکرم کو بار بار	صاحب لطف وکرم کی یہ کرامت دیکھ لی
درس قرآں بھی سنا خطبات وملفوظات بھی	پہلے جو خاموش تھے ان کی فصاحت دیکھ لی
گرچہ مصروف عمل تھے روز وشب صبح ومسا	ہم نے مصروف عمل کی بھی عبادت دیکھ لی
جو نظر آتے تھے سادہ اور بہت سادہ مزاج	تھی پس پردہ ذہانت وہ ذہانت دیکھ لی
گزرے حاتم کی سخاوت کا کیا کرتے ہیں ذکر	وقت کے حاتم کی خود ہم نے سخاوت دیکھ لی
سادگی ہی سادگی تھی دیکھنے میں ظاہراً	سادگی میں بھی مگر ہم نے نفاست دیکھ لی
گو ملاحت اور صباحت حسن کے پہلو ہیں دو	ایک جا ہم نے ملاحت اور صباحت دیکھ لی
ہم نے پایا اک حسیں جوڑے کو مصروف عمل	اک حسیں جوڑے کی بھی ہم نے رفاقت دیکھ لی
کام تھے الجھے ہوئے اور سلسلہ در سلسلہ	مومنانہ تھی فراست جو فراست دیکھ لی

مجھ کو بس ہے میرا مولا میرا مولا مجھ کو بس
''کیا خدا کافی نہیں ہے'' کی شہادت دیکھ لی

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

خطبہ جمعہ

امانت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ ہر پہلو سے اس کی ادائیگی ضروری ہے

اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو

امانت کے مضمون کو جس قدر سمجھیں گے اسی قدر تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 8 اگست 2003ء بمطابق 8 ظہور 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النساء کی آیت 59 کی تلاوت کے بعد ترجمہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

علامہ فخر الدین رازی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کو تمام امور میں امانتوں کو ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ خواہ وہ امور مذہب کے معاملات میں ہوں یا دنیوی امور اور معاملات کے بارہ میں۔ ان کے نزدیک انسان کا معاملہ یا تو اپنے رب کے ساتھ ہوتا ہے یا بنی نوع انسان کے ساتھ یا اپنے نفس کے ساتھ اور ان تینوں اقسام میں امانت کے حق کی رعایت رکھنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

آپ اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کے معاملات میں امانت کی رعایت کرنے کا تعلق ہے تو اس کا تعلق ان افعال کے ساتھ ہے جن کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یا جن افعال کے کرنے سے منع کیا گیا ہے ان کو ترک کرنے کے ساتھ۔ پھر کہتے ہیں کہ جہاں تک زبان کی امانت کا تعلق ہے اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی زبان کو کذب بیانی، غیبت، چغل خوری، نافرمانی، بدعت اور فحش کے لئے نہ استعمال کرے۔ اور آنکھ کی امانت یہ ہے کہ انسان آنکھ کو حرام کی طرف دیکھنے میں استعمال نہ کرے اور کانوں کی امانت یہ ہے کہ انسان ان کو بیہودہ کلامی اور ایسی باتوں کے سننے میں استعمال نہ کرے جن سے منع کیا گیا ہے۔ نیز فحش کلامی اور جھوٹی باتوں کے سننے سے پرہیز کرے۔

پھر دوسری بات لکھتے ہیں کہ:۔

جہاں تک امانت کا تمام مخلوقات کو ادا کرنے کا تعلق ہے اس میں ماپ تول میں کمی کو ترک کرنا، اور یہ کہ لوگوں میں ان کے عیوب نہ پھیلائے جائیں اور امراء اپنی رعیت کے ساتھ عدل سے فیصلے کریں۔ عوام الناس کے ساتھ علماء کے عدل سے مراد یہ ہے کہ وہ عوام کو باطل تعصبات پر نہ ابھاریں بلکہ وہ ایسے اعتقادات اور اعمال کے بارہ میں ان کی ایسی رہنمائی کریں جو ان کی دنیا اور آخرت میں ان کے لئے نفع رساں ہوں..................۔

اب آج کل کے علماء ہماری بات تو نہیں سنتے۔ علامہ فخر الدین رازی کی اس بات پہ ہی غور کریں اور اس پر عمل کریں تو دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

پھر تیسری بات لکھتے ہیں کہ جہاں تک امانت کا تعلق انسان کے اپنے نفس کے بارہ میں ہے تو وہ یہ ہے کہ انسان اپنے لئے صرف وہی پسند کرے جو زیادہ نفع رساں اور زیادہ مناسب ہو اس کے دین کے لئے اور دنیا کے لئے۔ اور یہ کہ وہ اپنی خواہشات کا تابع ہو کر یا غضبناک ہو کر کوئی ایسا فعل نہ کرے جو اس کو آخرت میں تکلیف پہنچائے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارہ میں دریافت کیا جائے گا۔ ارشاد الٰہی (۔) میں یہ سب باتیں داخل ہیں۔ (تفسیر کبیر رازی)

اب اگر ہم دیکھیں تو یہ جو تین صورتیں بیان کی گئی ہیں ہر انسان کے معاملات میں تقریباً ان صورتوں کے گرد ہی اس کی زندگی گھوم رہی ہے۔ لیکن اس آیت کے آخر پر جو بات بیان ہوئی ہے اس کی میں پہلے وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس آیت کے آخر پر فرماتا ہے کہ جو میں تمہیں حکم دے رہا ہوں وہ انتہائی بنیادی حکم ہے۔ اگر تم اس پر عمل کرتے رہے تو کامیابیاں تمہاری ہیں۔ ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ جب خدا تعالیٰ تمہیں کسی بات کا حکم دیتا ہے تو حکم کر کے چھوڑ نہیں دیتا بلکہ تم پر گہری نظر رکھنے والا بھی ہے کہیں اس کے احکام کی ادائیگی میں تم خیانت تو نہیں کر رہے۔ اگر خیانت کر رہے ہو تو اس کے جو منطقی نتائج سامنے آنے چاہئیں جو نکلنے چاہئیں وہ تو نکلیں گے اور ساتھ ہی جو امانت تمہارے سپرد کی گئی ہے وہ بھی تم سے واپس لے لی جائے گی۔ تم خدمت سے محروم کر دئے جاؤ گے۔ ایک اعزاز تمہیں ملا تھا وہ تم سے چھین لیا جائے گا کیونکہ جن کے تم نگران بنائے گئے ہو ان کی دعاؤں کو اگر وہ نیک اور متقی ہیں اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور اپنی مخلوق پر ظلم اور زیادتی کی تمہیں اجازت نہیں دے گا۔ تو جیسے کہ پہلے میں نے بیان کیا ہے کہ وہ نصیحت ہے کیا جس پر تم نے کاربند ہونا ہے۔ وہ باتیں، وہ حکم ہے کیا جن پر ہم نے عمل درآمد کرنا ہے۔ تو پہلی بات تو یہ ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کرو۔ اب وہ کونسی امانتیں ہیں جو ہمارے پاس خدا تعالیٰ نے رکھی ہیں اور ہمیں حکم ہے کہ ان کے سپرد کرو جو کہ صحیح حق دار ہیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حکومت وقت کی اطاعت کی جائے۔ یہی رعایا کی لوگوں کی طرف سے ادائے امانت ہے اور پھر حکام کی طرف سے، افسران کی طرف سے امانت کا ادا کرنا، اپنی رعایا کی، اپنے شہریوں کی حفاظت کرنا، ان کے حقوق کا خیال رکھنا، حکام اور افسران کی طرف سے امانت کی صحیح ادائیگی ہے۔

ہمارے نظام جماعت میں عہدیداروں کا نظام مختلف سطحوں پر ہے۔ اس زمانے میں ہر احمدی جہاں، جس ملک میں رہتا ہے اس ملک میں دنیاوی سطح پر امانتیں اہل لوگوں کے سپرد کرنے کی کوشش کرتا ہے، ان تک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اس کا فرض ہے

کہ اپنے اس فرض کی صحیح ادائیگی کرے اور حق دار لوگوں تک اس امانت کو پہنچائے وہاں نظام جماعت بھی ہر احمدی سے خواہ عہدیدار ہو یا عام احمدی اس سے بھی توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنی امانتوں کی صحیح ادائیگی کرے۔ اب سب سے پہلے تو افراد جماعت ہیں جو نظام جماعت چلانے کے لئے عہدیدار منتخب کرتے ہیں۔ ان کا کیا فرض ہے، انہوں نے کس طرح جماعت کی اس امانت کو جو ان کے سپرد کی گئی ہے صحیح حقداروں تک پہنچانا ہے۔ تو اس کے لئے جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں انتخابات سے پہلے قواعد بھی پڑھ کر سنائے جاتے ہیں، عموماً یہ جماعتی روایت ہے۔ دعا کر کے اپنے ووٹ کے صحیح استعمال کی کوشش کی جاتی ہے اور پھر آپ کس کو ووٹ دیتے ہیں یا کم از کم بھی ایک متقی کی کوشش ہونی چاہئے کہ اس کو ووٹ دیا جائے جو آپ کے نزدیک سب سے زیادہ اللہ کا خوف رکھنے والا ہے۔ جس عہدے کے لئے منتخب ہو رہا ہے اس کا کچھ نہ کچھ علم بھی اس کو ہو۔ پھر جماعت کے کاموں کے لئے وقت بھی دے سکتا ہو۔ جس حد تک اس کی طاقت میں ہے وقت کی قربانی بھی دے سکتا ہو۔ پھر صرف اس لئے کسی کو عہدیدار نہ بنائیں کہ وہ آپ کا عزیز یا دوست ہے۔ اور اتنا معروف ہے کہ جماعتی کاموں کے لئے وقت نکالنا مشکل ہے۔ لیکن عزیز اور دوست ہونے کی وجہ سے اس کو عہدیدار بنانے کی کوشش کی جائے تو یہ ہے امانت کے حقدار کو امانت کو صحیح طرح نہ پہنچانا۔ اس نیت سے جب انتخابات ہوں گے کہ صحیح حقدار کو یہ امانت پہنچائی جائے تو اس میں برکت بھی پڑے گی، انشاء اللہ۔ اور اللہ سے مدد مانگنے والے، نہ کہ اپنے اوپر ناز کرنے والے، اپنے آپ کو کسی قابل سمجھنے والے عہدیدار اوپر آئیں گے۔ اور جن کے ہر کام میں عاجزی ظاہر ہوتی ہوگی اور یہی لوگ آپ کے حقوق کا صحیح خیال رکھنے والے بھی ہوں گے۔ اور نظام جماعت کو صحیح نہج پر چلانے والے بھی ہوں گے۔ بعض دفعہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں عہدیدار بناؤ۔ ان کے بارہ میں یہ حدیث ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حقائق الفرقان میں Quote کی ہے کہ حضرت نبی کریمؐ کے روبرو دو شخص آئے کہ ہمیں کام سپرد کیجئے، ہم اس کے اہل ہیں۔ فرمایا: **جن کو ہم حکم فرمادیں، خدا ان کی مدد کرتا ہے۔ جو خود کام کو اپنے سر پر لے، اس کی مدد نہیں ہوتی۔ پس تم عہدے اپنے لئے خود نہ مانگو۔**

(حقائق الفرقان جلد نمبر2 صفحہ 30)

پھر عہدیداران ہیں ان کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے بلکہ جماعت کا ہر کارکن یہ بات یاد رکھے کہ اگر کسی دفتر میں کسی عہدیدار کے پاس کوئی معاملہ آتا ہے یا کسی کارکن کے علم میں کوئی معاملہ آتا ہے چاہے وہ ان کی نظر میں انتہائی چھوٹے سے چھوٹا معاملہ ہو۔ وہ اس کے پاس امانت ہے اور اس کو حق نہیں پہنچتا کہ اس سے آگے یہ معاملہ لوگوں تک پہنچے۔ ایک راز ہے، ایک امانت ہے۔ پھر کسی کی کمزوریوں کو اچھالنا تو ویسے بھی ناپسندیدہ فعل ہے اور منع ہے بڑی سختی سے منع ہے۔ اور بعض دفعہ تو یہ ہوتا ہے کہ کسی بات کا وجود ہی نہیں ہوتا اور وہ بات بازار میں گردش کر رہی ہوتی ہے۔ اور جب تحقیق کرو تو پتہ چلتا ہے کہ فلاں کارکن نے فلاں سے بالکل اور رنگ میں کوئی اور بات کی تو جو کم از کم نہیں تو سو سے ضرب کھا کر باہر گردش کر رہی ہوتی ہے۔ تو جس کے متعلق بات کی جاتی ہے جب اس تک یہ بات پہنچتی ہے تو طبعی طور پر اس کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی ہے۔ اول تو بات اس طرح ہوتی نہیں اور اگر ہے بھی تو تمہیں کسی کی عزت اچھالنے کا کس نے اختیار دیا ہے۔

پھر مشورے ہیں اگر کوئی کسی عہدیدار سے یا کسی بھی شخص سے مشورہ کرتا ہے تو یہ بالکل ذاتی چیز ہے، ایک امانت ہے۔ تمہارے پاس ایک شخص مشورہ کے لئے آیا، تم نے اپنی عقل کے مطابق اسے مشورہ دیا تو تم نے امانت لوٹانے کا حق ادا کر دیا۔ اب تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ اس مشورہ لینے والے کی بات آگے کسی اور سے کرو۔ اور اگر کرو گے تو یہ خیانت کے زمرے میں آ جائے گی۔

عہدیداران کو بھی، کارکنان کو بھی اس حدیث کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔ سائل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کے ضائع ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب نااہل لوگوں کو حکمران بنایا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

(بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب رفع الامانۃ)

پھر طبرانی کبیر میں یہ روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں امانت نہیں، اس میں ایمان نہیں جس کو عہد کا پاس نہ ہو اس میں دین نہیں، اس ہستی کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کسی بندے کا اس وقت تک دین درست نہ ہوگا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو۔ اور اس کی زبان درست نہ ہوگی جب تک اس کا دل درست نہ ہوگا۔ اور جو کوئی کسی ناجائز کمائی سے کوئی مال پائے گا اور اس میں سے خرچ کرے گا تو اس کو اس میں برکت نہیں دی جائے گی، اور اگر اس میں سے خیرات کرے گا تو قبول نہیں ہوگی اور جو اس میں سے بچ رہے گا وہ اسے دوزخ کی طرف لے جانے کا موجب ہوگا۔ بری چیز بری چیز کا کفارہ نہیں بن سکتی ہے، البتہ اچھی چیز اچھی چیز کا کفارہ ہوتی ہے۔ (کنز العمال: جلد 2 صفحہ 15۔ حیدر آباد)

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے عہدیداران کو، کارکنان کو کہ عہدہ بھی ایک عہد ہے، خدمت بھی ایک عہد ہے جو خدا اور اس کے بندوں سے ایک کارکن، ایک عہدیدار، اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے کرتا ہے۔ اگر ہر عہدیدار یہ سمجھنے لگ جائے کہ نہ صرف قول سے بلکہ دل کی گہرائیوں سے اس بات پر قائم ہو کہ خدمت دین ایک فضل الٰہی ہے۔ میری غلط سوچوں سے یہ فضل مجھ سے کہیں چھن نہ جائے تو ہماری ترقی کی رفتار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی گنا بڑھ سکتی ہے۔ ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے، ایک سوچنے کا مقام ہے کہ امانت ایمان کا حصہ ہے، اگر امانت کی صحیح ادائیگی نہیں کر رہے، اگر اپنے عہد پر صحیح طرح کاربند نہیں، جو حدود تمہارے لئے متعین کی گئی ہیں ان میں رہ کر خدمت انجام نہیں دے رہے تو اس حدیث کی رو سے ایسے شخص میں دین ہی نہیں اور دین کو درست کرنے کے لئے اپنی زبان کو درست کرنا ہوگا۔ اور فرمایا کہ زبان اس وقت تک درست نہ ہوگی جب تک دل درست نہ ہوگا۔ اور پھر ایک کڑی سے دوسری کڑی ملتی چلی جائے گی۔ تو حسین معاشرے کو قائم رکھنے کے لئے ان تمام امور کی درستگی ضروری ہے۔

ایک بات اور واضح ہو کہ صرف منہ سے یہ کہہ دینے سے کہ میرا دل درست ہے، کافی نہیں۔

ہر وقت ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں یہ بات رہنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ دلوں کا حال جانتا ہے۔ وہ ہماری پاتال تک سے واقف ہے۔ وہ سمیع و بصیر ہے اس لئے اپنے تمام قبلے درست کرنے پڑیں گے۔ تو خدمت دین کرنے کے مواقع بھی ملتے رہیں گے۔ تو یہ تقویٰ کے معیار قائم رہیں گے تو نظام جماعت بھی مضبوط ہوگا اور ہوتا چلا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ ایسے عہدیدار جو پورے تقویٰ کے ساتھ خدمت سرانجام دیتے ہیں اور دے رہے ہیں ان کے لئے ایک حدیث میں جو میں پڑھتا ہوں، ایک خوشخبری ہے۔ حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا نگران مقرر ہوا اگر وہ امین اور دیانتدار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ)

تو دیکھیں نیکی سے کس طرح نیکیاں نکلتی چلی جا رہی ہیں۔ خدا کی جماعت کی خدمت کا موقع بھی ملا، خدا کی مخلوق کی خدمت کا موقع بھی ملا، حکم کی پابندی کر کے، امانت کی ادائیگی کر کے، صدقے کا ثواب بھی کما لیا۔ بلاؤں سے بھی اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوگی۔

پھر مجالس کی امانتیں ہیں۔ کسی مجلس میں اگر آپ کو دوست سمجھ کر، اپنا سمجھ کر آپ کے سامنے باتیں کر دی جائیں تو ان باتوں کو باہر لوگوں میں کرنا بھی خیانت ہے۔ پھر مجالس میں کسی کے عیب دیکھیں، کسی کی کوئی کمزوری دیکھیں تو اس کو باہر پھیلانا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ جب کہ کسی اور

شخص کو بتانا جس کا اس مجلس سے تعلق نہ ہو یہ بھی خیانت ہے۔ ایک بات اور واضح ہو اور ہر وقت ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اگر کسی مجلس میں نظام کے خلاف یا نظام کے کسی کارکن کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو اس کو پہلے تو وہیں بات کرنے والے کو سمجھا کر اس بات کو ختم کر دینا زیادہ مناسب ہے اور وہیں اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر اصلاح کی کوئی صورت نہ ہو تو پھر بالا افسران تک اطلاع کرنی چاہئے۔ لیکن بعض دفعہ بعض کارکن بھی اس میں involve ہو جاتے ہیں۔ پتہ نہیں آج کل کے حالات کی وجہ سے مردوں کے اعصاب پر بھی زیادہ اثر ہو جاتا ہے یا مردوں کو بھی بلا سوچے سمجھے عورتوں کی طرح باتیں کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ اس میں بعض اوقات اچھے بھلے سلجھے ہوئے کارکن بھی شامل ہو جاتے ہیں اور ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو وہاں بیٹھے ہوئے لوگوں پر منفی اثر ڈال سکتی ہے اور اس طرح غیر محسوس طور پر ایک کارکن دوسرے کارکن کے متعلق بات کر کے یا ایک عہدیدار دوسرے بالا عہدیدار کے متعلق بات کر کے یا اپنے سے کم عہدیدار کے متعلق بات کر کے، لوگوں کے لئے فتنے کا موجب بن رہا ہوتا ہے۔ کمزور طبیعت والے ایسی باتوں کا خواہ وہ چھوٹی باتیں ہی ہوں، برا اثر لیتے ہیں۔ اور ایسے کارکنوں کو بھی جو اپنے ساتھی عہدیداران کے متعلق باتیں کرنے کی عادت پڑ جائے تو منافق بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور نظام بھی متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان اور عہدیداران کو جو ایسی باتیں خواہ مذاق کے رنگ میں ہوں کرتے ہیں ان کو اپنے عہدوں اور اپنے مقام کی وجہ سے ایسی باتیں کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور ایسی مجلسوں میں بیٹھنے والوں کے لئے یہاں اجازت ہے۔ اب ویسے تو مجلس کی باتیں امانت ہیں باہر نہیں نکلنی چاہئیں لیکن اگر نظام کے خلاف باتیں ہو رہی ہوں تو یہاں اجازت ہے کہ چاہے وہ اگر نظام کے متعلق ہے یا نظام کے کسی عہدیدار کے متعلق ہیں اور اس سے یہ تاثر پیدا ہو رہا ہے کہ اس میں کئی اعتراض کے پہلو ابھر سکتے ہیں، نکل سکتے ہیں تو اس کو افسران بالا تک پہنچانا چاہئے۔ اور ایک حدیث میں اس کی اس طرح اجازت ہے کہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجالس کی گفتگو امانت ہے سوائے تین مجالس کے۔ ایسی مجلس جہاں ناحق خون بہانے والوں کے باہمی مشورہ کی مجلس ہو۔ پھر وہ مجلس جس میں بدکاری کا منصوبہ بنے۔ اور پھر وہ مجلس جس میں کسی کا مال ناحق دبانے کا منصوبہ بنایا جائے۔ تو جہاں ایسی سازشیں ہو رہی ہوں جن سے کسی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو، ایسی باتیں سن کر متعلقہ لوگوں تک یا افسران تک پہنچانا یہ امانت ہے۔ ان کو نہ پہنچانا خیانت ہو جائے گی۔ تو نظام کے متعلق جو باتیں ہیں وہ بھی اسی زمرہ میں آتی ہیں کہ اگر کوئی نظام کے خلاف بات کر رہا ہو اور بالا افسران تک نہ پہنچائیں۔ پھر بعض دفعہ عہدیداران کے خلاف شکایات پیدا ہوتی ہیں تو بعض اوقات یہ صرف غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یا بعض دفعہ کسی نے اپنے ذاتی بغض کی وجہ سے کسی عہدیدار کے ساتھ اپنے ماحول میں بھی لوگ اس عہدیدار کے خلاف باتیں کر کے لوگوں کو اس کے خلاف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی آپ کو چاہئے کہ امانتیں ان کے صحیح حقداروں تک پہنچائیں۔ یعنی باتیں بالا افسران تک، عہدیداران تک، نظام تک پہنچائیں۔ لیکن تب بھی یہ کوئی حق نہیں پہنچتا بہر حال کہ ادھر ادھر بیٹھ کر باتیں کی جائیں۔ بلکہ جس کے خلاف بات ہو رہی ہے مناسب تو یہی ہے کہ اگر آپ کی اس عہدیدار تک پہنچ ہے تو اس تک بات پہنچائی جائے کہ تمہارے خلاف یہ باتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ اگر صحیح ہیں تو اصلاح کر لو اور اگر غلط ہے تو جو بھی صفائی کا طریقہ اختیار کرنا چاہتے ہو کرو۔ پھر کسی کی پیٹھ پیچھے باتیں کرنے والوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ باتیں صحیح ہیں یا غلط یہ غیبت یا جھوٹ کے زمرے میں آتی ہیں۔ اور غیبت کرنے والوں کو اس حدیث کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگلے جہان میں ان کے ناخن تانبے کے ہو جائیں گے جس سے وہ اپنے چہرے اور سینے کا گوشت نوچ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہے ہم اس کو واپس دیں یا واپس دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہماری جان اس کی امانت ہے اور وہ فرماتا ہے (تودوا الامٰنٰت الی اھلھا)۔''

(تفسیر فرمودہ حضرت مسیح موعود جلد دوم۔ صفحہ 245۔ جدید ایڈیشن۔ مطبوعہ ربوہ)

آپ مزید فرماتے ہیں: ''امانتوں کو ان کے حقداروں کو واپس دے دیا کرو۔ خدا خیانت کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

پھر آپ نے فرمایا:

''مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارہ میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں اور پیروں کی قوت یہ سب خدا تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے ہمیں دی ہیں اور جس وقت چاہے اپنی امانت کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کی رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خدا تعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اس کے تمام قویٰ اور جوارح سے لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں۔ اور اس کی مرضی اس کی نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضاء کا حرکت اور سکون ہو۔ اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ اس میں کام کرے اور خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ اور یہ خودرائی سے بے دخل ہو (یعنی اپنا وجود ہی نہ ہو)۔ اور خدا تعالیٰ کا پورا تصرف اس کے وجود پر ہو جائے۔ یہاں تک کہ اسی سے دیکھے اور اسی سے سنے اور اسی سے بولے اور اسی سے حرکت یا سکون کرے۔ اور نفس کی دقیق در دقیق آلائشیں جو کسی خوردبین سے بھی نظر نہیں آ سکتیں دور ہو کر فقط روح رہ جائے۔ غرض محبت خدا کی اس کا احاطہ کر لے۔ (یعنی انسان خدا تعالیٰ کے مکمل طور پر قبضہ میں ہو)۔ اور اپنے وجود سے اس کو کھو دے اور اس کی حکومت اپنے وجود پر کچھ نہ رہے اور سب حکومت خدا کی ہو جائے۔ اور انسانی جوش سب مفقود ہو جائیں۔ اور تمام آرزوئیں اور تمام ارادے اور تمام خواہشیں خدا میں ہو جائیں۔ اور نفس امارہ کی تمام عمارتیں منہدم کر کے خاک میں ملا دی جائیں۔ اور ایک ایسا پاک محل تقدس اور تطہر کا دل میں تیار کیا جاوے جس میں حضرت عزت نازل ہو سکیں اور اس کی روح اس میں آباد ہو سکے۔ اس قدر تکمیل کے بعد کہا جائے گا کہ وہ امانتیں جو منعم حقیقی نے انسان کو دی تھیں وہ واپس کی گئیں تب ایسے شخص کو یہ آیت صادق آئے گی۔..............

پھر آپ فرماتے ہیں:

''انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں۔ ایک حسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی عمل حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں ''راعون'' کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد میں تقویٰ سے کام لے جو حسن معاملہ ہے۔ یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے''۔

آپ مزید فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ (لباس التقویٰ) قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے''۔

فرمایا: ''امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو

عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل برطبق آیت (۔) اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کے راہ میں وقف کر دیتا ہے .... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ، ہمارے ہادی، نبی امی صادق اور مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 161-162)

پس یاد رکھیں کہ امانت کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اور جتنے زیادہ عہدیداران جماعت اور .... میں جا کر امانت کے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اتنے ہی زیادہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار قائم ہوتے چلے جائیں گے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے اعلیٰ معیار قائم ہوں گے۔ نظام جماعت مضبوط ہوگا، نظام خلافت مضبوط ہوگا۔ آپ کی نظام سے وابستگی قائم رہے گی۔ خلافت کے نظام کو مضبوط کرنے کے لئے خلیفہ وقت کی تو ہمیشہ یہی دعا ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے متقیوں کا امام بنائے۔ تو پھر ان دعاؤں کے مورد، ان کے حامل تو وہی لوگ ہوں گے جو اپنی امانتوں کا پاس کرنے والے، اپنے عہدوں کا پاس کرنے والے، اپنے خدا سے وفا کرنے والے ہوتے ہیں اور تقویٰ پر قائم رہنے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ہر فرد کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 3/اکتوبر 2003ء)

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

کے ساتھ کچھ حسین یادیں

ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید

خاکسار نے 1961ء کے شروع میں وقف کی درخواست دفتر وقف جدید میں بھجوائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اس وقت ناظم ارشاد وقف جدید تھے۔ غالباً اپریل یا مئی کا مہینہ تھا خاکسار اپنی والدہ کے ساتھ ربوہ آیا بعض بزرگان رفقاء مسیح موعود سے ملاقات کی اور وقف میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ میری والدہ محترمہ نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے دعا کے لئے عرض کیا آپ نے بڑی لمبی دعا کی اور دعا کے بعد فرمایا کچھ روشنی نظر آ گئی ہے عاجز نے ایک دن عصر کی نماز بیت مبارک ربوہ میں ادا کی پیارے آقا نماز پڑھ کر تیزی سے گھر کی طرف جانے لگے عاجز نے درخواست وقف کے بارے میں پوچھا فرمانے لگے صبح ہی آ جائیں۔ اگلے دن دفتر حاضر ہوا اس وقت موجودہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے سامنے چھوٹا سا کوارٹر بطور دفتر وقف جدید تھا۔ حضور کا دفتر چھوٹے سے کمرے پر مشتمل تھا۔ ایک سادہ سا میز تھا۔ ایک کرسی، اور ساتھ ایک بینچ پڑا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے دفتر میں فون وغیرہ نہیں تھے۔ جب حضور سے ملاقات ہوئی پیارے آقا نے فرمایا کھانا لنگر خانہ میں لگوا دیتے ہیں لیکن آپ عارضی رہائش یہاں دفتر میں رکھ لیں گھر سے بستر وغیرہ پیارے آقا خود لائے۔ پیارے آقا نے احمدیہ پاکٹ بک اور دیگر چند کتب لے کر دیں اور ارشاد فرمایا روزانہ میرے پاس پڑھا کرو۔ میں شاگرد تھا۔ اور پیارے آقا استاد تھے۔ تقریباً ایک ماہ پڑھانے کے بعد ارشاد ہوا کہ اب آپ کا انٹرویو ہوگا اور پھر فیصلہ ہوگا۔

میرا مختصر سا انٹرویو ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور پیار سے حضور کی شفقت اور مہربانی اور راہنمائی سے یہ عاجز وقف میں چل رہا ہے۔

ایک اور واقعہ ہے کہ گرمی کا موسم تھا آپ نے بہت اچھی قسم کے آم منگوائے اور ایک بالٹی میں ان کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ڈال دیا اسی اثنا میں فرمانے لگے۔ آج رات خواب میں بہت سارے بڑے بزرگوں سے ملاقاتیں ہوئی۔ آپ نے بعض بزرگوں کے نام بھی لیے۔ جب حضور انور اندازاً 22 سال بعد خلیفۃ المسیح الرابع بنے تو خاکسار نے حضور انور کو یہ خواب تحریر کی۔ عاجز کو جواب موصول ہوا حضور انور نے فرمایا خواب تو مجھے یاد تھی لیکن سن وغیرہ یاد نہیں تھا اچھا کیا آپ نے لکھ دیا۔

حضور کی شفقت

حضور انور کی ہجرت سے چندہ ماہ پہلے فیملی ملاقات عاجز کی منظور ہوئی۔ حضور انور نے بڑے بیٹے کے بارے میں پوچھا میں نے عرض کیا حضور والی بال کھیلتے ہوئے اسے کچھ چوٹ لگی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ حضور انور نے پوچھا کوئی زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔ میں نے کہا نہیں۔ میری چھوٹی بیٹی جس کی عمر اندازاً اڑھائی سال تھی۔ اسے حضور انور نے پیار کے ساتھ اٹھایا اور اپنے سینہ سے لگایا۔ اور بوسہ دیا۔ حضور انور نے کھانے کے لئے چیزیں وغیرہ دیں۔ حضور انور ہجرت کے بعد سب کی خیریت دریافت کرتے رہتے اور تحفہ تحائف سے نوازتے رہتے۔

جلسہ سالانہ قادیان

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ غیبی مدد کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے سامان پیدا کیے۔

بیت اقصیٰ قادیان میں پیارے آقا نمازیں پڑھاتے۔ ایک نماز کے موقعہ پر حضور کے راستہ میں عاجز بھی کھڑا ہو گیا۔ ابھی خاکسار تیاری ہی کر رہا تھا کہ حضور انور قریب سے گزریں گے تو خاکسار اونچی آواز سے محبت بھرا سلام پیش کرے گا۔ حضور انور کی نظر اچانک مجھ پر پڑ گئی اور پیارے آقا نے اونچی آواز سے فرمایا۔ ملک صاحب السلام علیکم کیا حال ہے۔ عاجز نے بھی وعلیکم السلام عرض کی اور خوشی کے جذبات میں آنسو کی صورت پیدا ہونے لگی۔

فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری

پیارے آقا نے شروع شروع میں اپنے مکان کے ایک کونہ میں چھوٹے سے کمرہ میں ہومیو پیتھک ڈسپنسری بطور خدمت خلق جاری کی ہوئی تھی جس میں کچھ عرصہ مجھے بھی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں نے جب وقف کیا۔ تو پیارے آقا نے یہ بھی تحریک فرمائی کہ ہومیو پیتھک علاج سیکھنے کی کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا ایک تو یہ علاج سستا ہے دوسرے نمبر پر خدمت خلق ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بڑی مفید ہوتی ہے۔ پیارے آقا نے ہی ہومیو پیتھک کتب لے کر دیں اور حضور انور ہی گاہے بگاہے پڑھاتے رہے۔ 1966ء میں خاکسار کو سند بھی مل گئی۔ اور میدان عمل میں جو پیارے آقا نے فرمایا وہ بالکل صحیح اور سچ ثابت ہوا۔

1980ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانہ میں بڑی کثرت سے وفود مرکز لانے شروع کئے۔ جن میں کثرت سے مہمان حضرات بھی شامل ہوتے پیارے آقا نے اظہار خوشنودی فرمایا۔

ایک دفعہ ایک غیر از جماعت نے لکھا آپ واقفین کی بہت عمدہ رنگ میں تربیت کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہ واقف زندگی عمدہ اخلاق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ خاص کر دعوت الی اللہ کے موقعہ پر۔ پیارے آقا نے لکھا ایسی کوئی بات نہیں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خدمت کے لئے بعض دفعہ ٹھیکریوں سے بھی کام لے لیتا ہے۔

اندازاً 1968ء کا واقعہ ہے اشد مخالف احمدیت کی کوشش پر خاکسار پر بیت الذکر میں قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ خدا تعالیٰ نے فضل کیا میں بچ گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں اطلاع بھجوائی گئی۔ حضور نے ہر طرح انتظام وغیرہ کا ارشاد فرمایا۔ محترم امیر صاحب ضلع کو بھی حضور نے طلب فرمایا۔ تمام تفصیل سے آگاہی حاصل کی۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو بھی اطلاع ہوئی۔ آپ نے حوصلہ مندی اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ آپ کی شفقت اور ذرہ نوازی عاجز کے ساتھ رہی۔ پھر جب خدائی انتخاب کے تحت خلیفۃ المسیح الرابع ہوئے تو شفقت بھرا سایہ حضور انور کے وصال تک جاری رہا۔

ایک واقعہ شفقت اور پیار کا عرض کرتا ہوں۔ چند سال پہلے خاکسار ربوہ اپنے مکان پر تھا رات کے دس بجے فون کی گھنٹی بجی دوسری طرف سے جرمنی سے میرے بیٹے کا فون تھا۔ حضور انور نے جرمنی سے لندن روانہ ہوتے ہوئے جہاز پر سوار ہونے سے پہلے میرے بیٹے کو طلب فرمایا۔ اور مجھے محبت بھرا اسلام کا تحفہ بھجوایا۔ خاکسار کی بڑی بیٹی کی شادی کا پروگرام تھا۔ حضور انور کی خدمت اقدس میں لکھا کہ میری دلی خواہش ہے کہ آقا

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم حامد رشید غالب صاحب 10/2-I اسلام آباد کے چھوٹے بھائی مکرم ہارون رشید صاحب ابن مکرم عبدالرشید غالب صاحب آئی ٹین اسلام آباد کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ امۃ الودود وجیہہ صاحبہ بنت مکرم مطیع الرحمن صاحب جی نائن اسلام آباد مورخہ 6 دسمبر 2003ء بروز ہفتہ منعقد ہوئی۔ تقریب رخصتانہ مرینہ ہوٹل بلیو ایریا میں ہوئی جبکہ اگلے روز 7 دسمبر کو چیک ان ہوٹل جی نائن میں دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ ولیمہ کے موقع پر مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت ضلع اسلام آباد نے دعا کروائی۔ قبل ازیں مورخہ 21 مارچ 2003ء کو اس نکاح کا اعلان پچیس ہزار روپے حق مہر پر بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ نے کیا تھا۔ مکرم ہارون رشید صاحب مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب کے پوتے ہیں۔ جبکہ مکرمہ امۃ الودود وجیہہ صاحبہ مکرم حافظ فضل الرحمن صاحب بھیروی کی پوتی اور حضرت غلام الٰہی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے تحت جاری غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر میں مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ جاری ہے۔ داخلہ فارم دفتر مقامی سے 12 دسمبر تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ 13 دسمبر کو انٹرویو ہوگا اور 15 دسمبر سے کلاسز کا باقاعدہ آغاز ہوگا۔

☆ ایم سی ایس ای (مائکرو سافٹ سرٹیفائیڈ سسٹم) فاؤنڈیشن (MCP) مدت کورس دو ماہ فیس 1500 روپے۔ وقت 4 تا 5 بجے شام

☆ اردو انگریزی کمپوزنگ کورس دورانیہ ایک ماہ فیس 800 روپے۔ وقت 3 بجے تا 4 بجے شام

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد جہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کیلئے ضلع کراچی کیلئے بھیج رہا ہے۔

توسیع اشاعت، وصولی و بقایا جات اور ترغیب برائے اشتہارات، احباب کرام کی خدمت میں بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر الفضل)

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلے میں تعاون کی درخواست

الفضل کے خریداروں سے ایک خصوصی درخواست کی جا رہی ہے۔ آپ سب قارئین اگر ادارہ الفضل سے تعاون کرتے ہوئے صرف ایک خریدار بنا دیں تو الفضل کی خریداری دوگنا ہو جائے گی۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہماری اس درخواست کو شرف قبولیت عطا کریں اور اپنے دوستوں واقف کاروں کو الفضل کی برکات سے حصہ دلائیں۔

ہمیں یقین ہے کہ ذرا سی کوشش سے کم از کم ایک خریدار تو آپ بنا ہی سکتے ہیں! کیا ہماری توقع درست نہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ دین و دنیا کی ہر ترقی آپ کا نصیب ہو۔ آپ کے گھروں میں برکتوں اور رحمتوں کی بارش ہو۔ اللہ کی رحمت ہر دم آپ کو خوش اور خوشحال رکھے۔ الفضل کی شرح ذیل میں دی جا رہی ہے:۔

شرح چندہ (پاکستان)

سالانہ چندہ -/1275 روپے

ششماہی چندہ -/640 روپے

سہ ماہی چندہ -/320 روپے

شرح چندہ لوکل ربوہ

سالانہ چندہ -/1050 روپے

ششماہی چندہ -/525 روپے

سہ ماہی چندہ -/265 روپے

خطبہ نمبر -/270 روپے

نوٹ: سالانہ نمبر کی قیمت اس کے حجم اور مطبوعہ تصاویر کے مطابق الگ ہوگی۔ (مینیجر الفضل)

درخواست دعا

حکیم فرید احمد صاحب کارکن الفضل کے والد مکرم حکیم خورشید احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ ایک ہفتہ سے دائیں گھٹنے میں شدید تکلیف کے باعث علیل ہیں۔

مکرم نسیم احمد خالد صاحب دار العلوم شرقی نور کے بیٹے کلیم احمد خالد کا آپریشن آج لاہور میں متوقع ہے۔ صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 6

کا خصوصی نمائندہ نکاح پڑھے۔ پیارے آقا نے اس درخواست کو منظور فرمایا۔ اور حضور نے اپنا نمائندہ خصوصی مکرم مبارک مصلح الدین احمد صاحب کو مقرر فرمایا۔ اور حضور کے ارشاد کے تحت نکاح پڑھا گیا۔

جلسہ سالانہ جرمنی

جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء پر پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عاجز کو وقف جدید کا نمائندہ مقرر فرمایا۔ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

خلافت احمدیہ کی برکتوں کے نظارے دیکھے۔ مجھے خود بھی بڑا احساس تھا اور بعض دوست احباب نے بھی بتایا کہ حضور انور کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں مصافحہ ہو جانا بھی بڑی خوش نصیبی ہے پیارے آقا سے جب ملاقات ہوئی اور مصافحہ ہو گیا تو عاجز واپس ہونے لگا پیارے آقا نے بڑے پیار اور شفقت سے فرمایا بیٹھ جائیں میں سامنے بیٹھ گیا۔ پیارے آقا نے میرا حال احوال پوچھا۔ اور خاص کر چھوٹی بچی کے بارے میں پوچھا جو حضور انور کی ہجرت کے وقت اندازاً ڈھائی سال کی تھی۔ حضور نے مسکراتے ہوئے فرمایا اس بچی کے لئے تو کچھ تحفہ ہونا چاہئے حضور انور نے تحفہ عنایت فرمایا اور پھر مسکراتے ہوئے فرمایا۔ اچھا اب فوٹو ہو جائے۔ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے فوٹو لے لیا۔ یہ خاکسار کی آخری یادگاری ملاقات ہوئی۔ جو ناقابل فراموش ہے۔

سیونگ مشین، رومیٹر واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج ہیٹر وغیرہ

نور ہوم اپلائنسز

1-B/32 چاندنی چوک راولپنڈی

پروپرائٹر: محمد سلیم منور

فون: 051-4451030-4428520

New BALENO

...New look, better comfort

SUZUKI

کار لیزنگ کی سہولت موجود ہے

BALENO

Sunday open Friday closed

Under supervision of Qualified Engineers

MINI MOTORS

54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore

Tel:5712119-5873384

ربوہ کے ہر جنرل سٹور پر دستیاب ہے

STAR

سٹار میجک

واشنگ پاؤڈر

مہنگے ترین واشنگ پاؤڈر جیسی دھلائی

اب سٹار میجک لایا آدھی قیمت میں آپ کیلئے

نعیمہ سوپ فیکٹری

D-304 ملت ٹاؤن فیصل آباد فون آفس: 041-787836

عطیہ خون، خدمت بھی عبادت بھی

عمارت برائے سکول

سکول کیلئے موزوں، خوبصورت اور وسیع عمارت پر اچھا سکول بنانا چاہتے ہوں خواہشمند حضرات پارٹنر شپ پر کاروبار کرنا یا کرایہ پر لینا چاہتے ہوں۔ رابطہ کریں

فہیم ارشد ایڈووکیٹ۔ کوٹ عبدالمالک لاہور

فون: 042-7239982

موبائل: 0320-4839194

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز

الحمید جیولرز

فون شوروم: 214220 فون رہائش: 213213

پروپرائٹرز: میاں محمد نصراللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

سرمد جیولرز

ورائٹی اور اعتماد کا نام

4۔ عمر مارکیٹ ڈیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور

طالب دعا: میاں محمد اسلم، میاں رضوان اسلم

فون 7582408

7596086-p.p

موبائل: 0300-9463065

Email:rizwan-sarmadjewellers@yahoo.com

تمام ائیرلائن کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں۔

انٹرنیشنل ہوٹل ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات دستیاب ہیں

طاہر ٹریول اینڈ ٹورز انٹرنیشنل

بیول پلازہ فضل الحق روڈ۔ بلیو ایریا۔ اسلام آباد

فون آفس 051-2275738-2275757-2201277

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے نفیس زیورات کا مرکز

العمران جیولرز

فون شوروم 0432-594674

الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے

سپیشل ہومیوہیئر ٹانک

لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز

چھ مختلف تیل و روغن اور جرمن و فرانس کے گیارہ مختلف مدر ٹنکچرز کو ایک خاص تناسب سے یکجا کر کے تیار کیا ہوا یہ ٹانک بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔

پیکنگ 120ML۔ ایک ماہ کیلئے کافی ہے۔

رعایتی قیمت -/150 روپے مع ڈاک خرچ -/210 روپے

ہر اچھے سٹور سے طلب کریں یا ہمیں خط لکھیں۔

عزیز ہومیو پیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	9۔دسمبر	زوال آفتاب	12-01
منگل	9۔دسمبر	غروب آفتاب	5-07
بدھ	10۔دسمبر	طلوع فجر	5-28
بدھ	10۔دسمبر	طلوع آفتاب	6-55

ایل ایف او پر چند دنوں میں بڑی پیشرفت ہوگی صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ملک میں سیاسی نظام کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ایل ایف او پارلیمنٹ میں آئے گا اور اس حوالے سے آئندہ چند دنوں میں بڑی مثبت پیش رفت ہوگی۔ حکومت اور مجلس عمل کے مذاکرات کامیابی سے ہمکنار ہونگے۔ اس کی جلد خوشخبری ملے گی۔ وہ مسلم لیگ کے صدر اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے ان کی رہائش گاہ پر ملک کی سیاسی صورتحال اور دیگر قومی امور پر تبادلہ خیال کرر ہے تھے۔

آمریت سے کوئی ڈیل نہیں ہوگی پیپلز پارٹی کے یوم تاسیس کے سلسلہ میں مینار پاکستان پر ہونے والے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے رہنماؤں نے کہا کہ آئین اور جمہوریت کی بالادستی کی جدوجہد میں آمریت کے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کرینگے۔ بے نظیر کو وطن واپس لانے کے لئے کسی سے بھیک نہیں مانگیں گے۔ بلکہ عوامی طاقت سے انہیں واپس بلائیں گے۔

پاکستان نے نیوزی لینڈ کو پانچویں کرکٹ میچ میں بھی ہرادیا راولپنڈی سٹیڈیم میں کھیلے گئے 5 ایک روزہ کرکٹ میچوں کی سیریز کے آخری میچ میں پاکستان نے نیوزی لینڈ کو 49 رنز سے ہرا کر کلین سویپ کیا۔ پاکستان نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ 50 اوورز میں 4 وکٹوں کے نقصان پر 277 رنز بنائے۔ جبکہ اس کے جواب میں مہمان ٹیم صرف 228 رنز بنا سکی۔

بھارت ہمیں پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کرسکتا افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے کہا ہے کہ بھارت یا کوئی دوسرا ملک افغانستان کو پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کرسکتا۔ افغانستان کے صدر نے کہا کہ افغانستان کے پاکستان کے ساتھ اپنے تعلقات ہیں اور بھارت کے ساتھ اپنی نوعیت کے۔ ہم پاکستان اور بھارت کے جھگڑے میں نہیں آنا چاہتے۔ انہوں نے کہا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ملا عمر کوئٹہ میں ہیں بلکہ یہ کہا تھا کہ ہمیں رپورٹیں ملی ہیں کہ طالبان پاکستان میں منظم ہو رہے ہیں۔ ہم پاکستان کے احسانات نہیں بھول سکتے اب بھی 10 لاکھ افغان وہاں موجود ہیں۔ کوئی دونوں ملکوں کے عوام کو ایک دوسرے سے دور نہیں کرسکتا۔

میدانی علاقوں میں سردی میں کمی ہوگئی دارالحکومت سمیت ملک کے میدانی علاقوں میں سردی کی شدت میں مزید کمی ہوئی۔ جبکہ شمالی علاقوں میں سردی کی شدت برقرار رہی۔ لاہور کا کم سے کم درجہ حرارت 12 ڈگری سینٹی گریڈ تھا۔ اور زیادہ سے زیادہ 26 ڈگری تھا۔ سب سے زیادہ سردی کالام میں پڑی جہاں کم سے کم درجہ حرارت منفی 6 سینٹی گریڈ تھا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اگلے 24 گھنٹوں کے دوران بارش کا امکان نہیں ہے۔ کیونکہ ملک میں ہوا کا دباؤ معمول کے مطابق ہے۔ تاہم گزشتہ روز سے ربوہ سمیت پنجاب کے میدانی علاقوں میں ہلکی ہوا چلنے سے خنکی میں اضافہ ہوا ہے۔

طالبان کے خلاف آپریشن افغانستان کے صوبہ خوست، پکتیا اور پکتیکا میں اتحادی فوج نے طالبان جنگجوؤں کے خلاف وسیع پیمانے پر آپریشن شروع کر دیا ہے۔ اتحادی فوج کی اس کارروائی میں ٹینک، بکتر بند گاڑیاں، فوجی ہیلی کاپٹر اور بمبار طیارے حصہ لے رہے ہیں۔

کسووا کے وزیر اعظم پر قاتلانہ حملہ کسووا کے البانوی نژاد وزیر اعظم عالمی وفد کے ساتھ ایک ہوٹل میں موجود تھے کہ درجنوں سربوں نے عمارت پر اینٹیں برسانا شروع کر دیں لیکن وہ بال بال بچ گئے۔

عراق میں پرتشدد مظاہرہ عراق میں امریکی فوج کے ہاتھوں قتل ہونے والے دو افراد کی نماز جنازہ کے موقع پر مشتعل ہجوم نے پرتشدد مظاہرہ کیا۔ اور عراقی فوج کے ایک سیکورٹی اہلکار کو ہلاک کر دیا۔ مظاہرین نے صدام حسین کے حق اور امریکہ کے خلاف نعرے لگائے۔

امریکی اہلکاروں کے سفر پر پابندی امریکہ نے سعودی عرب میں امریکی سفارتکاروں اور ان کے اہل خانہ کے ملک میں سفر پر پابندی لگادی ہے۔

دہشت گردی کی مذمت یورپی یونین اور شمالی افریقہ کے ملکوں نے دنیا بھر میں رونما ہونے والے دہشت گردانہ واقعات کی سخت مذمت کرتے ہوئے دہشت گردی کے خلاف علاقائی تعاون کو مزید فروغ دینے کا اعادہ کیا۔ تیونس میں ہونے والے دو روزہ اجلاس میں اٹلی، پرتگال، سپین، مالٹا، موریطانیہ، الجزائر، لیبیا، مراکش اور تیونس نے شرکت کی۔

خان نیم پلیٹس
سکرین پرنٹنگ، شیلڈز، گرافک ڈیزائننگ
ویکیم فارمنگ بلسٹر پیکنگ، فوٹو ID کارڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862-5123862
ای میل: Knp_pk@yahoo.com

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9466447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7446406

ربوہ و ملکی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
احمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
04524-214228-213051

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:۔ ملکی وغیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بی بے آر ٹیلر
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

خصوصی رعایت
بالکل نیا سامان آدھے سے بھی کم کرایہ پر۔ مزید ارکھانوں کے ساتھ
گوندل ٹینٹ اینڈ پارٹی ڈیکوریٹرز
فون نمبر: 04524-212758
رابطہ کریں
نیز۔ نئی آرام دہ کاریں، مرسڈیز، ٹویوٹا ویز اور لوڈر گاڑیاں کرایہ پر حاصل کریں

MTA کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے ڈش لگوائیں
فخر الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
فون: 7223347-7239347-7354873
ڈیلر:۔ فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین، ڈش انٹینا
ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
ہم آپ کے منتظر ہونگے

نئی و پرانی گاڑیوں کا مرکز
محمود موٹرز
رابطہ: مظفر محمود
فون نمبر 5162622 - 5170255
555A مولانا شوکت علی روڈ۔ نزد جناح ہسپتال فیصل ٹاؤن۔ لاہور

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

"AMAZING NEWS FOR ALL DOCTORS"
GET EQUIPMENTS ON 20% PAYMENT
All kind of medical equipments, like X-Ray, Ultrasound
CT Scan, MRI, Dental, ICU, Eye & Ent, Gyne & Laboratory
Call Now: IMS 21-Bank Square Model Town, Lahore
Tel: 042-5865976, Mob:0300-8473490 E-mail:ims@k.st

تمام گاڑیوں وٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
STP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چناٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر احمد

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29